مکرم سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیرِ اہتمام

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ پر نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کو 23 تا 28 مارچ 2016ء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ پر ایک خصوصی نمائش کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیرِاہتمام منعقد کی جانے والی یہ نمائش اپنے سلسلہ کی دوسری کڑی تھی۔ پہلی نمائش گزشتہ سال 20 تا 23 مارچ 2015ء، حضرت اقدس مسیح موعود کی حیات مبارکہ پر منعقد کی گئی تھی۔ جس پر مبنی ایک دلکش کتابچہ بھی شائع کروا کے پہلی بار اس نمائش کا حصہ بنایا گیا تھا۔

افتتاح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس حیات پر تیار کی جانے والی نمائش کا باقاعدہ افتتاح 23 مارچ کو صبح ساڑھے دس بجے مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی نمائندگی میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، مربی انچارج و نائب امیر کینیڈا نے فیتہ کاٹنے کے بعد دعا سے کیا۔ اس کے بعد آپ نے نمائش ملاحظہ کی۔ دورانِ ملاحظہ ہر بینر پر موجود جامعہ کے طلبا بڑی مہارت سے اس کا تعارف پیش کرتے رہے۔

بعد ازاں سب طلبا اور اساتذہ جامعہ کے ہال میں اکٹھے ہوگئے جہاں یومِ مسیح موعود کی مناسبت سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

یہ نمائش 23 تا 28 مارچ 2016ء چھ دن جاری رہی۔ احباب وخواتین اور فیملیز کیلئے الگ الگ اوقات مقرر کئے گئے تھے۔ ان اوقات میں سولہ سو سے زائد احباب وخواتین نے فائدہ اٹھایا اور دعوت الی اللہ کا بھی مؤثر ذریعہ رہی۔

دیگر ایام میں بھی مختلف اہم جماعتی مواقع پر احباب وخواتین اس نمائش سے مستفید ہوتے رہے۔ چنانچہ نیشنل اجتماع خدام الاحمدیہ کینیڈا، واقفینِ نو امریکہ کا دورہ کینیڈا اور نیشنل مجلس شوریٰ کے مواقع پر دوردراز سے آئے ہوئے نمائندوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

گزشتہ سال کی طرز پر یہ بینرز جامعہ میں احباب کے استفادہ کیلئے ایک عرصہ تک آویزاں رہیں گے۔ اور احباب مختلف اہم جماعتی مواقع پر اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

تیاری نمائش

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کو مختلف موضوعات اور اَدوار میں تقسیم کیا گیا تاکہ ان کے مطابق مواد کو تیار کیا جا سکے۔ مکرم ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اس نمائش کا باقاعدہ اعلان کیا اور جامعہ احمدیہ کے جملہ طلبا کو 6 گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ ہر گروپ کا ایک استاد نگران تھا جس کی راہنمائی میں متعلقہ گروپ نے مفوضہ موضوع پر تحقیق کرنے کے بعد بڑی محنت سے مواد تیار کیا۔

دوسرے مرحلہ میں یہ تمام تر مواد مکرم پرنسپل صاحب کی منظوری کے بعد ایڈیٹنگ ٹیم کے سپرد کیا گیا۔ اس ٹیم نے شب و روز محنت کر کے تمام مواد کی جانچ پڑتال کی، اصل مأخذ سے حوالوں کی تصدیق کی، الفاظ اور جملوں میں نکھار پیدا کیا، ہر بینر کے سائز کے مطابق الفاظ کا تعین کیا اور پھر اس مواد کو Transliteration کے اصولوں کے مطابق ڈھالا۔

تیسرے مرحلہ میں اس تیار شدہ مواد کو گرافکس ٹیم کے حوالہ کیا گیا۔ اس ٹیم نے ہر بینر کے موضوع، سائز اور مواد کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف گرافکس کو ڈیزائن کیا۔ اسی طرح تصاویر اور خطاطی کی مدد سے مواد کو بہترین اور دلکش انداز میں قارئین کے لئے آسان انداز میں پیش کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ بعد ازاں بینرز مکمل تیار ہونے کے بعد پرنٹنگ کے لئے بھجوا دیئے گئے۔

اس نمائش کی مناسبت سے جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم نے ایک خصوصی لوگو (Logo) تیار کیا، جس کے اندر لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا گیا تھا اور اس کے اردگرد گولائی میں حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ شعر درج تھا۔

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانِ

اس نمائش کا ایک خاص پہلو یہ بھی تھا کہ اس میں جامعہ احمدیہ کے طلباء نے بڑے شوق اور محنت سے اسلامی طرز تحریر کو مختلف انداز میں پیش کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے متعلقہ آیات قرآن اور مختلف اشعار کو خطاطی کی صورت میں بینرز کی زینت بنایا۔

اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے والے مختلف سائزوں کے 23 بینرز تیار کئے گئے۔ ہر بینر اپنے متعلقہ موضوع کی مناسبت سے آیاتِ قرآنیہ، اشعار، اقتباسات از تحریرات حضرت اقدس مسیح موعود اور تصاویر سے مزین تھا۔ جس کے انتہائی بالائی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے قرآنی آیات کی خطاطی کی ہوئی تھی، بائیں طرف لوگو (Logo) اور اس کے نیچے بینر کا عنوان اور اس کا مختصر تعارف تحریر کیا گیا تھا۔

اس نمائش میں حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی، اردو اور فارسی منظوم کلام فی مدح رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، اسماء مبارکہ، خطبہ حجۃ الوداع، توحید کے علمبردار، امن و آشتی کے پیکر جیسے موضوعات پر نسبتاً چھوٹے بینرز تھے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے مختلف اقتباسات بھی پوسٹرز کی صورت میں شامل نمائش تھے۔

بعض بینرز کا تعارف

ذیل میں بڑے بینرز کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

☆ 25 فٹ لمبے اس بینر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے اہم حالات واقعات کی جھلکیاں پیش کی گئیں۔ شجرہ نسب، تعارف، ازواجِ مطہرات ؓ و مبارک اولاد ؓ، کا مختصر تعارف اور بعض ضروری کوائف

☆ توریت، انجیل، ہندو اور زرتشتی صحائف سے پیشگوئیاں۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآنِ کریم کے نزول کا آغاز، مکہ میں آپ ؐ کی مخالفت کا آغاز، اسلام کی تبلیغ کا آغاز۔

☆ حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام۔

☆ مستشرقین کی کتب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اقتباسات۔

☆ آپ ؐ کے مکی اور مدنی دور کی ترقیات اور حالات کی جھلکیاں اور دونوں ادوار کا تقابلی جائزہ۔

☆ غزوات النبی ؐ۔ کل چھ غزوات کی مع نقشہ جات و کیفیات مکمل تفصیل۔

☆ ہجرتِ مدینہ کا راستہ مع دیگر تفصیلات۔

☆ عورتوں سے حسنِ سلوک کے حوالہ سے احادیث، واقعات اور اقتباسات حضرت مسیح موعود

☆ خطوط لکھنے کی غرض، چھ خطوط کی تفصیل، مہرِ نبوت کی تفصیل اور اس کا عکس۔

☆ آپ ؐ کا اسوہ ہر طبقہ فکر اور انسان کی ہر حیثیت میں ایک کامل اور مکمل نمونہ۔

☆ پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود کا ظہور، آپ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، خلافتِ احمدیہ خصوصاً خلافت خامسہ میں اس حوالہ سے کوششیں اور تحریکات۔

☆ خانہ کعبہ، غارِ حرا، صفا و مروہ، غارِ ثور، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش، مسجد نبوی، جنت البقیع، مسجد قبا اور مسجد قبلتین کا تعارف۔ مناسکِ حج کی تفصیل معہ نقشہ۔

☆ تعارف: خلفائے راشدین، 18 کبار مہاجرین صحابہ ؓ، 9 کبار انصاری صحابہ ؓ، 15 صحابیات

☆ فہرست اسماء: عشرہ مبشرہ، کاتبین وحی، مہاجرین حبشہ، بدری صحابہ ؓ۔

اس نمائش میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق Virtual Tours کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس کے لئے دو بڑی ٹچ سکرینز جامعہ احمدیہ کے آڈیٹوریم میں موجود تھیں اس کے علاوہ 3D Oculus رکھی گئی تھی جس کی مدد سے مہمانوں کو مقدس مقامات کی سیر اور تعارف کرایا جاتا، جس کو مہمانوں نے بہت پسند کیا۔

اس کے علاوہ آڈیٹوریم میں ایک طرف سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شائع شدہ کتب رکھی گئیں تھیں، مہمانوں کو ان کتب کا تعارف کرایا جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ آڈیٹوریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے نظمیں اور Documentaries پیش کی جاتی رہیں۔

نمائش کے کام کو بہتر اور احسن رنگ میں بجا لانے کے لئے جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ کی مختلف ڈیوٹیاں بھی لگائی گئی تھیں۔

ایک گروپ نے نمائش کے لئے آنے والے مہمان بچوں کے لئے اس نمائش پر مبنی خصوصی سوالنامے بچوں کی عمر کے مطابق تیار کئے ہوئے تھے۔ یہ سوال نامہ بچوں کو ابتدا میں ہی دے دیا جاتا جس میں مندرج سوالات کے جوابات دوران ملاحظہ نمائش بچے تلاش کرتے جاتے اور اس طرح ان کی دلچسپی بھی قائم رہتی۔ آخر پر ایک ٹیم ان کے جوابات کو چیک کرتی اور درست ہونے پر ان کو چاکلیٹ بار دیا جاتا۔

نمائش کو بھرپور طریقے سے احباب جماعت تک پہنچانے کیلئے خاص تشہیری مہم بھی چلائی گئی جس کیلئے بیوت الذکر میں اور نماز سینٹرز میں اعلانات کرانے کے ساتھ ساتھ پوسٹرز آویزاں کئے گئے۔ علاوہ ازیں احمدیہ گزٹ میں اعلان بھی شائع کروایا جاتا رہا۔ الیکٹرونکس اور سوشل میڈیا کو بروئے کار لاتے ہوئے Twitter اور Promotional Videos کے ذریعہ سے بھی اس نمائش کی بھرپور تشہیر کی گئی۔ اس کے علاوہ Peace Village اور مختلف نماز سینٹرز میں فلائرز کی تقسیم بھی اس تشہیری مہم کا ایک اہم حصہ رہی۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اساتذہ اور طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا کی کوششوں کو قبول فرمائے، صلاحیتوں کو جلا بخشے، خلافت کا سچا وفادار بنائے رکھے اور ہماری طرف سے پیارے حضور کی آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔ آمین

☆......☆......☆

مکرم اویس احمد نصیر صاحب

سلطنت عمان کا تعارف۔ احمدیہ مشن کا قیام

عمان جنوب مغربی ایشیا میں واقع ہے۔اس کا سرکاری نام سلطنت عمان ہے۔اس کی سرحدیں شمال مغرب میں متحدہ عرب امارات سے مغرب میں سعودی عرب سے جبکہ جنوب مغرب میں اس کی سرحدیں یمن سے ملتی ہیں۔سلطنت عمان کا دارالحکومت مسقط ہے۔اس کا ساحل جنوبی اور مشرقی بحیرہ عرب اور شمال مشرقی علاقے میں خلیج عمان تک پھیلا ہوا ہے۔عمان کا رائج الوقت سکہ عمانی ریال ہے۔عمان چار صوبوں میں منقسم تھا مگر 28/اکتوبر 2011ء سے انتظامی لحاظ سے سات نئے صوبے بنائے گئے۔ یونیسکو نے عمان کے چار مقامات (الافلاج، بھلا قلعہ، شہر بات کے تاریخی مزار، طریق الباءن) کو عالمی ثقافتی ورثہ قرار دیا۔اردن کے دارالحکومت کا نام بھی عمان ہے۔

پرچم اور قومی ترانہ

عمان کا قومی ترانہ عربی زبان میں ہے۔یہ ترانہ''یا ربنا إحفظ لنا جلالة السلطان'' کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے اور شاعر حفیظ بن سالم السیل الغسانی نے لکھا ہے۔عمان کا پرچم تین رنگوں پر مشتمل ہے۔سب سے اوپر سفید، درمیان میں سرخ اور نیچے سبز رنگ کی دھاری ہے۔اور پرچم کے بائیں جانب بالائی سطح پر دو تلواروں اور ایک خنجر پر مشتمل نشان ہے۔

مشہور جگہیں

عمان کے 11 صوبے (مسقط۔ الداخلیہ۔ الظاہرہ۔ شمالی الباطنہ۔ جنوبی الباطنہ۔ البریمی۔ وسطی۔ شمالی الشرقیہ۔ جنوبی الشرقیہ۔ ظفار۔ مسندم) ہیں۔''صوبہ مسقط''میں چھ اضلاع (ضلع مسقط، ضلع مطرح، ضلع بوشر، السیب، قریات، العامرات) شامل ہیں۔مسقط شہر کی قابل ذکر عمارتوں میں سلطان کا محل، سولہویں صدی کے دو پرتگیزی قلعے جلالی اور میرانی ہیں اور اسی طرح سلطان قابوس یونیورسٹی مشہور ہے۔مطرح مسقط کا ایک مضافاتی علاقہ ہے جو سمندر کے کنارہ پر واقع ہے۔ماضی کی طرح آج بھی یہ ایک تجارتی بندرگاہ ہے۔مسقط کے باشندے اسے تفریح گاہ قرار دیتے ہیں۔یہ جگہ ماہی گیری کا مرکز بھی ہے۔

''صوبہ الداخلیہ'' آٹھ اضلاع نزوی، بدبد، سمائل، اِذکی، منخ، بھلاء، الحمراء، ادم پر مشتمل ہے۔ مشہور اور سیاحتی مقامات میں الجبل الاخضر، قلعہ نزوی، وادی النخر، وادی المعیدن، قلعہ بھلا، جبل شمس، حصن جبرین، سوق بھلا، مدینۃ نزوی شامل ہیں۔عالمی ثقافتی ورثہ میں پانچ افلاج شامل ہیں۔

فلج سے مراد آبپاشی کا ایک وسیع نظام ہے جو متعدد نالوں پر مشتمل ہوتا ہے اور پانی ان نالوں سے ہوتا ہوا مختلف جگہوں تک پہنچتا ہے۔ان نالوں میں پانی پہاڑوں اور چشموں سے آتا ہے۔عمان میں متعدد افلاج ہیں۔صوبہ الداخل میں فلج دارس، فلج الخطمین اور فلج الملکی ہے اسی طرح صوبہ جنوبالباطنہ کے علاقہ رستاق میں فلج المیسر ہے اور صوبہ جنوب الشرقیہ میں فلج الجیلۃ ہے۔یہ پانچ افلاج عالمی ثقافتی ورثہ میں شامل ہیں۔صوبہ ظاہرہ کے 3 اضلاع عبری، ینقل، ضنک ہیں۔اس کے تاریخی مقامات میں قلعہ عبری، قلعہ العینین، سوق عبری، وادی ضنک اور بات شہر کے مقبرے شامل ہیں۔''صوبہ شمالی باطنۃ''اور''صوبہ جنوبی باطنۃ'' کے مشہور علاقوں میں بلد سیت نامی گاؤں اور ''وکان'' گاؤں کافی مشہور ہیں۔

''صوبہ بریمی'' عمان کے شمال مغرب میں مسقط سے 370 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔اس کا پرانا نام الجواور توام تھا۔بریمی کے اضلاع میں بریمی، محضۃ اور السنینۃ شامل ہیں۔اس کے قابل دید مقامات میں وادی خفی اور قلعہ خندق شامل ہیں۔''صوبہ وسطی'' کے دارالحکومت کا نام ھیما ہے۔اس کے چار اضلاع ھیما محوت، الدقم اور الجاز رہیں۔

ذرائع ابلاغ، پرنٹ و الیکٹرونک میڈیا

عمان کا عربی زبان میں ایک قدیم اور کثیرالاشاعت اخبار''الوطن'' ہے جس کا آغاز 1971ء میں ہوا۔اس اخبار کے پرانے شمارے اخبار کی ویب سائیٹ www.alwatan .com پر موجود ہیں۔نیز ہر روز اخبار اپ لوڈ ہو جاتا ہے۔ الوطن اخبار کو عمان کا پہلا روزنامہ کہا جاتا ہے۔دوسرا بڑا اخبار Times of Oman ہے جو کہ انگریزی میں شائع ہونے والا عمان کا پہلا اور قدیم ترین اخبار ہے۔23 فروری 1975ء کو پہلی مرتبہ شائع ہوا۔جمعہ کے علاوہ چھ دن یہ اخبار شائع ہوتا ہے۔ 2004ء سے انٹرنیٹ پر موجود ہے۔تیسرا بڑا روزنامہ عمان ہے جس کا آغاز 1972ء میں ہوا۔ عربی زبان میں شائع ہونے والا یہ اخبار انٹرنیٹ پر روزانہ مہیا ہوتا ہے۔ ہفتہ وار مجلۃ''النھضیۃ''اور ''مجلۃ الاسریۃ'' مشہور ہیں۔اسی طرح جو ماہانہ میگزین ہیں ان میں''جند عمان''،''مجلۃ التجاری''، ''مجلۃ العمانیۃ''،''الرؤیا''،''مجلۃ عالم سیارات'' مشہور ہیں۔ ہر دو ماہ بعد شائع ہونے والے رسالوں میں''اجنحۃ عمان''،''مجلۃ المرکزی''،''مجلۃ الغرفۃ'' شامل ہیں۔عمان کا قومی چینل Oman tv ہے جس کا آغاز 17 نومبر 1974ء کو ہوا۔بعض مشہور ٹی وی چینلز میں''عمان الثقافیہ''،''عمان الریاضیۃ''، ''عمان مباشر''،''الاستقامۃ''اور''نور مسقط'' شامل ہیں۔

لباس

مرد عام طور پر''دشداشہ''پہنتے ہیں۔یہ سیدھا چوغہ ہوتا ہے۔جو کندھوں سے لے کر ٹخنوں تک ہوتا ہے۔عام طور پر اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔اکثر خاص موقعوں پر دشداشہ کے اوپر ایک کالے رنگ کا جبہ پہنا جاتا ہے۔عمانی مرد اپنے سر کے اوپر دو طرح کا کپڑا رکھتے ہیں۔ایک''غترہ'' جو اون کا ایک چکور کپڑا ہوتا ہے جسے مختلف قسم کی کڑھائی سے سجایا جاتا ہے۔ دوسرا''کمہ'' رکھتے ہیں جو کہ پگڑی ہوتی ہے اور فراغت کے اوقات میں پہنتے ہیں۔عمانی اپنی جرات اور مردانگی کو ظاہر کرنے کے لئے اپنے پاس خنجر بھی رکھتے ہیں۔عمانی عورتیں''دشداشہ'' یا''کندورہ''پہنتی ہیں۔یہ بھی مردانہ دشداشہ کی طرح ہوتا ہے مگر سٹائل تبدیل ہوتا ہے اور مختلف قسم کی کڑھائی سے سجایا جاتا ہے۔ یہ دشداشہ گھیر والی شلوار کے اوپر پہنا جاتا ہے۔جو ٹخنوں سے تنگ ہوتی ہے۔عمانی عورتیں سر پر ایک شال پہنتی ہیں جسے لحاف کہا جاتا ہے۔آج کل عمانی عورتیں اپنا روایتی لباس خاص موقعوں پر پہنتی ہیں اور عام دنوں میں اپنے پسند کے کپڑوں پر ایک عبایا پہنتی ہیں۔

یونیورسٹیاں

عمان کی مشہور و معروف اور پرانی یونیورسٹی ''جامعۃ السلطان قابوس'' ہے۔اس یونیورسٹی کا اعلان بادشاہ قابوس بن سعید نے 1980ء میں عمان کے دسویں قومی دن پر کیا تھا۔ 1982ء میں اس یونیورسٹی کی تعمیر کا کام شروع ہوا اور 1986ء میں باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوا۔ یہ یونیورسٹی مسقط کے علاقہ خوض میں واقع ہے۔یونیورسٹی میں میڈیسن، ایگریکلچرل، لاء اور نرسنگ کے علاوہ متعدد شعبہ جات ہیں۔عمان کے صوبہ ظفار کے شہر صلالہ میں ''جامعۃ ظفار'' ہے۔اس کا آغاز یکم ستمبر 2004ء میں ہوا۔ 2015ء تک کل سٹاف کی تعداد 426 تھی۔یونیورسٹی کے اکثر طلباء عمانی ہیں۔یونیورسٹی کے شعبوں میں آرٹس کالج، کالج آف کامرس اور بزنس ایڈمنسٹریشن اور کالج آف انجینئرنگ شامل ہے۔ایک اور مشہور یونیورسٹی''جامعۃ الشرقیۃ'' ہے جس کا آغاز 2009ء میں ہوا۔یہ ابراء نامی شہر میں واقع ہے جو کہ مسقط سے 150 کلومیٹر دور ہے۔

میوزیمز

نیشنل میوزیم

اس کا افتتاح 1978ء میں ہوا۔پہلے یہ میوزیم نادر بن فیصل بن ترکی کے نام سے جانا جاتا تھا۔پھر 1988ء میں مسقط کے علاقہ روی میں منتقل ہو گیا تب سے نیشنل میوزیم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مین ہال میں گلے میں پہننے والے ہار، کڑے،

عمان اور اس کا ماحول

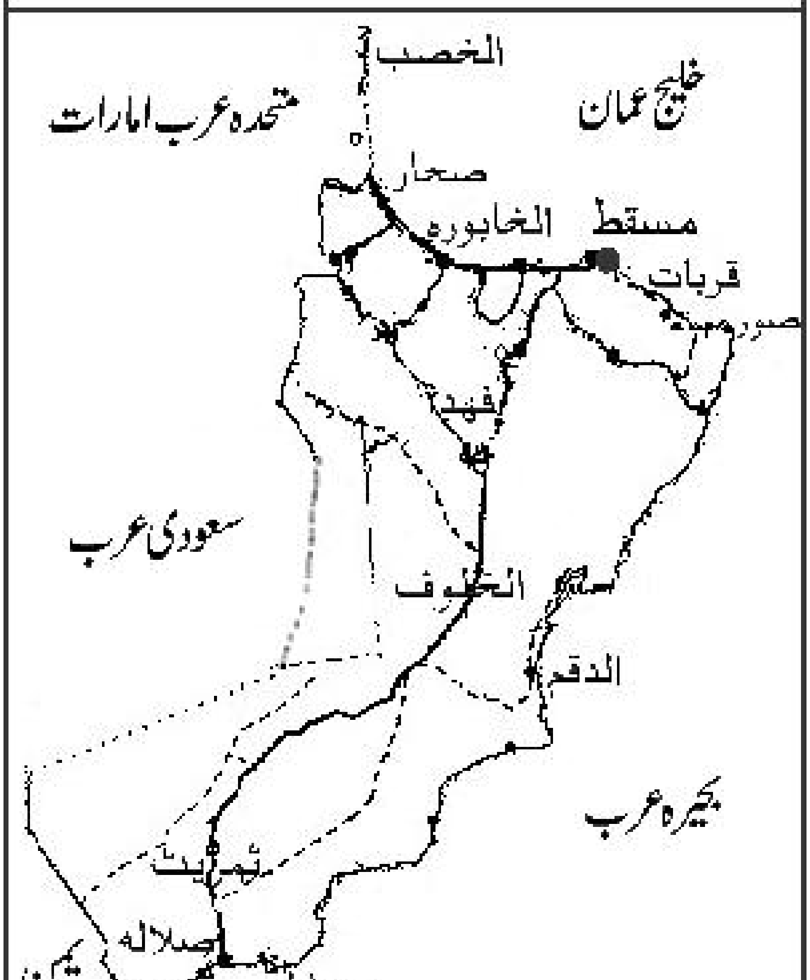

انگوٹھیاں اور عمانی روایات کے مطابق پہنے جانے والی چیزیں رکھی ہوئی ہیں۔ اسی طرح عمان کی ڈاک ٹکٹیں بھی جمع کی گئی ہیں۔

عسکری میوزیم

یہ میوزیم مسقط میں ہے۔ میوزیم میں فوجی اسلحہ اور لباس وغیرہ رکھے ہوئے ہیں نیز عمانی فوج کی تاریخ بھی جمع کر کے رکھی ہوئی ہے۔ اس کا افتتاح سلطان قابوس نے 11 ستمبر 1988ء کو کیا۔

البرندہ میوزیم

یہ تاریخی اور ثقافتی میوزیم بھی مسقط میں ہے۔ یہ میوزیم بیت نسیب نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ برندہ مقامی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب balcony ہے۔ اس میوزیم میں عمان کی تاریخ اور ثقافت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

بیت الزبیر میوزیم

اس کا افتتاح 1998ء میں ہوا۔ یہ میوزیم قدیم مسقط شہر میں واقع ہے۔ یہ میوزیم دیہی اور شہری زندگی کا آئینہ دار ہے۔ عمانی گھروں میں استعمال ہونے والی روایتی چیزیں اور اسلحہ رکھا ہوا ہے۔

چلڈرن میوزیم

اس میوزیم میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو بچوں کے لئے تصویری شکل میں آسان کر کے دکھایا گیا ہے اور یہ میوزیم ضلع قرم میں واقع ہے۔

بحری میوزیم

یہ میوزیم صور میں واقع ہے۔ اس میں عمان کی بحری تاریخ کو جمع کیا گیا ہے۔ 1987ء میں اس کا آغاز ہوا۔ اس میوزیم میں عمانی کشتیاں، مجسمے اور عمانی بحری فوج کے قدیم لباس رکھے گئے ہیں۔ 1905ء کے صور شہر کی تصویریں بھی آویزاں ہیں۔

عمان کے سیاحتی وروایتی گاؤں

عمان میں کافی ایسے گاؤں ہیں جو کہ سیاحت کے اعتبار سے بہت خوب ہیں۔ یہ گاؤں اپنی پرانی روایات کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے گاؤں ہیں جیسا کہ پاکستان میں شمالی علاقہ جات کے گاؤں ہوتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو کہ اپنی ثقافت کو نمایاں کرتے ہیں جیسا کہ سندھ میں نگرپارکر کے علاقہ کے گاؤں سندھی ثقافت کو ظاہر کرتے ہیں۔ عمان کا ایک گاؤں "الاشخرۃ" ہے جو صوبہ الشرقیہ کے علاقہ جعلان بنی بوعلی میں واقع ہے۔ اس کا نام ببول کے درختوں کی کثرت کی وجہ سے اشخر (ببول کا درخت) پڑا ہے۔ اسی طرح "بدیۃ" کا علاقہ جو کہ 15 گاؤں اور قصبوں پر محیط ہے۔ یہاں گھوڑ دوڑ اور اونٹوں کی دوڑ کے مقابلے ہوتے ہیں۔ یہ ریگستانی علاقہ ہے۔ ایک اور گاؤں "بلد سیت" ہے جو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ پہاڑی راستوں سے ہو کر اس گاؤں تک جایا جاتا ہے۔ جو الداخلیہ صوبے کے ضلع الحمراء سے 40 کلومیٹر دور ہے۔ ایک گاؤں "کمزار" ہے جو کہ صوبہ مسندم میں واقع ہے۔ اس گاؤں تک جانے کے لئے تقریباً 45 منٹ کا سفر بذریعہ کشتی کرنا پڑتا ہے۔ صوبہ الداخلیہ کے ضلع الحمراء میں ایک گاؤں "مسفاۃ العبریین" ہے۔ یہ گاؤں سطح سمندر سے ایک ہزار میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ ایک گاؤں "وکان" ہے جو کہ سطح سمندر سے 2 ہزار میٹر بلند ہے۔ یہ گاؤں صوبہ جنوب الباطنہ کے علاقہ النخل کی وادی مستل میں واقع ہے۔ یہاں تک جیپ کے ذریعہ جایا جاتا ہے۔

مسقط مشن کی بنیاد

اگرچہ احمدیہ مشن عدن 1946ء سے عرب کے مغربی ساحل خدمات بجالا رہا تھا مگر مشرقی ساحل میں اور عربوں کی نئی نسل صلیبی مذہب سے متاثر ہو رہی تھی۔ اور مشکل یہ تھی کہ ان علاقوں میں داخلہ پر سخت پابندیاں تھیں۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک احمدی دوست محمد یوسف صاحب بی۔ ایس۔ سی جو ان دنوں مسقط حکومت کے فوڈ آفیسر تھے لاہور آئے تو حضرت مصلح موعود کے حکم سے مولوی روشن الدین صاحب فاضل واقف زندگی کو ان کے ساتھ روانہ کر دیا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ وہ ریاست میں ذریعہ معاش تلاش کریں۔ انہیں اپنے اور اپنے بچوں کے اخراجات خود برداشت کرنا ہوں گے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف فروری 1949ء کو مسقط العرب میں پہنچے اور یوں نہایت بے بضاعتی کے عالم میں مسقط مشن کی بنیاد پڑی۔ آپ کے تشریف لے جانے سے قبل مسقط میں تین احمدی تھے۔

مسٹر محمد یوسف بی۔ ایس۔ سی نے ابتدائی خرچ کے طور پر کچھ رقم مولوی صاحب کو پیش کی اور کہا کہ کچھ اور رقم مرکز سے لے کر تجارتی کاروبار شروع کرنا چاہئے نیز حضرت مصلح موعود کی خدمت اقدس میں بھی لکھ دیا کہ اگر کچھ روپیہ مرکز سے بھی ہمیں مل جائے تو مولوی صاحب کو تجارت پر لگا دیں مگر حضور نے ارشاد فرمایا کہ تجارت میں کام زیادہ کرنا پڑتا ہے اور دعوت الی اللہ کے لئے وقت نہیں ہوتا ان کو ملازمت کروائیں۔ چنانچہ کچھ جدوجہد کے بعد مولوی صاحب کو ملازمت مل گئی لیکن دعوت الی اللہ کی پاداش میں فارغ کر دیئے گئے۔ اور یہ صورت کئی بار پیش آئی اور تعصب کی وجہ سے کئی رکاوٹیں پیدا کی گئیں مگر آپ صبر واستقامت کے ساتھ دین کی خدمت میں مصروف رہے۔ ملازمت کے دوران جب آپ کو معقول مشاہرہ مل جاتا تو آپ مرکز کو اطلاع دے دیتے کہ میں گھر والوں کو یہاں سے خرچ روانہ کر دوں گا۔ مگر جب حالات قابو سے باہر ہو جاتے تو مرکز خود ان کے بال بچوں کی مالی ذمہ داریاں سنبھال لیتا اور یہ صورت آپ کے پورے عرصہ قیام عمان تک قائم رہی۔

مسقط میں ایک لمبے عرصے تک فرائض انجام دینے کے بعد آپ فروری 1961ء کو دبئی منتقل ہو گئے اور جماعتی تربیت کے ساتھ ساتھ پیغام حق پہنچاتے رہے اور بالآخر اگست 1961ء کو واپس مرکز احمدیت ربوہ میں تشریف لے آئے۔

مکرم عزیز احمد صاحب

چہروں کی مسکراہٹ اور بشاشت قلوب کی آئینہ دار ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اطاعت گزار اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر کاربند ہونے والے مومنوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

ضاحکۃ مستبشرۃ (عبس: 40)

کہ مومنوں کے چہروں سے ہمیشہ مسکراہٹ اور بشاشت ظاہر ہوتی ہے جو کہ ان کے مطہر ومقدس قلوب کی آئینہ دار ہوتی ہے اور اپنے ماحول میں بھی خوشیوں اور مسکراہٹوں کی ہوائیں بکھیرتے رہتے ہیں اور ان پر یہ مقولہ کما حقہ ثابت ہوتا ہے کہ "زندگی زندہ دلی کا نام ہے"۔

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنی جماعت کو یہ ماٹو دیا کہ "ہمیشہ مسکراتے رہو" یقیناً یہ ماٹو آنحضرت ﷺ کی زندگی سے ہی اخذ کیا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے اور خوش رہتے تھے اور خوش رکھتے بھی تھے۔ گویا اس سے آپ کے دل کی کیفیت کی آئینہ داری ہوتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ماٹو "ہمیشہ مسکراتے رہو" ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ عسر ویسر، خوشی اور غمی میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر کاربند رہو۔ چنانچہ یہ سبق ہمیں حضرت مسیح موعود کی پانچویں شرط بیعت سے بھی ملتا ہے اور حضور نے ان دس شرائط پر عمل کو بیعت کنندہ پر فرض قرار دیا ہے۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

(اشتہار 12 جنوری 1889ء)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ یہ کہ انسان خدا کی عبادت کرے اور ایک انسان دوسرے سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آوے۔ ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے اللہ نے انسان کو مختلف طاقتیں دی ہیں۔ انسان کی اخلاقی، روحانی، دینی اور علمی طاقتوں کی کامل نشوونما سے تکمیل انسانیت ہوتی ہے۔ انسان کے جسم اور روح کا بھی باہمی گہرا تعلق ہے انسان کے جسمانی اخلاق اور اطوار اور عادات کا روح پر قوی اثر ہوتا ہے۔ ہماری ظاہری حالتیں ضرور ہماری روحانی اور قلبی حالتوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ مثلاً جب ہماری آنکھیں رونا شروع کریں اور آنسو بہائیں گو بناوٹ سے ہی مگر فی الفور ان آنسوؤں کا ایک شعلہ اٹھ کر دل پر جا پڑتا ہے۔ تب دل بھی آنکھوں کی پیروی کر کے غمگین ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی جب ہم ہنسنا شروع کر دیں۔ خواہ بناوٹی تو دل میں بھی ایک خوشی کی لہر اٹھتی ہے اور طبیعت میں بشاشت کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کی زندگی میں زندہ دلی کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ چہرہ پھول کی طرح کھل جاتا ہے پس زندہ دلی گویا دل کی خوشی کا نام ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ زندہ دلی اور خوشی کے آثار انسان میں کیسے پیدا ہوتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے مختلف ذرائع اور اسباب اور تدابیر ہوتی ہیں۔ ایک تدبیر اور ذریعہ یہ ہے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش برسنے کی امید اور یقین کامل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن لوگ کبھی خدا تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں، مسرتوں اور فضلوں کے نازل ہونے سے کبھی ناامید اور مایوس نہیں ہوتے۔ اس کے برعکس کافروں کی یہ علامت بیان فرمائی کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے نزول سے ناامید اور مایوس ہوتے ہیں اس لئے ان کے دل بھی غمگین اور افسردہ رہتے ہیں۔ اس افسردگی کے آئینہ دار ان کے چہرے ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ مال ودولت کے ساتھ صحت و تندرستی ہو۔ جب اچھی خوراک ہو، اچھا لباس ہو، اچھا ماحول ہو، اچھا موسم ہو، اچھے والدین ہوں، اچھے بہن بھائی ہوں، اچھے دوست ہوں، جو باہمی محبت اور پیار کے ساتھ میسر آئیں تو دل میں خوشی اور مسرتوں کی لہریں پیدا ہوتی رہتی ہیں اور پھر یہ قلبی خوشی اور راحت اس کے ظاہری بدن اور ظاہری جسم اور ماحول اور دوستوں اور واقفوں پر بھی رونق اور مسکراہٹ اور حسن کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں اور چہرے اور بدن میں ایک خاص خوشی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے یعنی انسان کا دل جب خوشی سے جھومتا ہے تو بدن بھی جھومنے لگتا ہے اس لئے کہتے ہیں کہ

The face is the index of the mind

جہاں زندگی دلی خوشی اور مسرت کے پھول بکھیرتی ہے اس کے برعکس مردہ دلی افسردگی اور مایوسی کا پیغام لاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس جہان رنگ وبو میں انسان کو کئی قسم کے نشیب و فراز میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں ایک انسان کو زندہ دلی کا مظاہرہ اس طرح کرنا چاہئے کہ وہ راضی بقضا ہو جائے اور حسبی اللہ کہتا ہوا مردانہ وار مصائب کا مقابلہ کرتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے تو کوئی شخص اس کی مسکراہٹ اور زندہ دلی کو نہیں چھین سکتا۔ ایسی حالت میں اس کی زندہ دلی اور مسکراہٹ دوسروں کے لئے پیغام ہوگی۔ اکبر نے کیا خوب کہا ہے

ان مصائب میں بھی مایوس نہیں ہوں اکبر
قید ہستی سے رہائی کی خوشی باقی ہے

پس آخر میں یہی کہوں گا کہ ہمیشہ مسکراتے رہو یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ (آمین)